ہائے اکبرؑ

سناں نکل گئی سینے سے جاں نکلتی نہیں
نہ جانے صغراؑ سے کیا کہہ کے آئے ہیں اکبرؑ

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہے وقتِ سحر آخری اکبرؑ کی اذاں ہے
خیمے میں مصلے پہ سسکتی ہوئی ماں ہے

اے موت موذّن کو چھکنے دے ذرا دیر
پھر دل علی اکبرؑ کا ہے اور نوکِ سناں ہے

دل تھام کے ہاتھوں سے کچھ اس طرح سے کی آہ
پہچان گئے سب علی اکبرؑ کی یہ ماں ہے

کھنچتے ہی سناں ساتھ نکل آئیں گے دونوں
ہے ماں ابھی خیمے میں ابھی دل میں سناں ہے

لیلیٰؑ نے نظر بھر کے نہ دیکھا کبھی اِس کو
سب دیکھ کے جیتے ہیں جسے یہ وہ جواں ہے

Presented by Ziaraat.Com

ماریں گے نویدؔ اِس لئے اعدا اِسے برچھی
صورت ہے محمدؐ کی محمدؐ کی زباں ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ہوش میں آئی وہ ماں خیموں کے جل جانے کے بعد
غش میں تھی نیزہ دلِ اکبرؑ پہ چل جانے کے بعد

جب سناں سینے سے نکلی لڑکھڑائے دو جہاں
دو جہاں سنبھلے شہہؑ دیں کے سنبھل جانے کے بعد

در پہ خیمے کے کھڑی اِک ماں کے دل میں گڑ گئی
برچھی اکبرؑ کے کلیجے سے نکل جانے کے بعد

کیسے جاں اکبرؑ کی نکلی خاک پر کہتے رہے
ایڑیوں کے جو نشاں تھے دم نکل جانے کے بعد

آندھیاں اٹھیں مگر بے ہوش جب ماں ہو چکی
زلزلہ آیا مگر نیزے کے چل جانے کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

آنکھ کے آگے شہہؑ دیں کی آندھیرا چھا گیا
چاند سے سینے میں اک برچھی کا پھل جانے کے بعد

بیچ خیمے کے کھڑی ماں سوچتی ہی رہ گئی
کیا رہا خیمے میں اکبرؑ کے نکل جانے کے بعد

خاص زہراؑ کا عطّیہ ہے یہ پروازِ نویدؔ
پر یہ آتی ہے بلندی، پَر کے جل جانے کے بعد

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اے موت یہ اکبرؑ ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے
ہمشکل پیمبر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

در پر کبھی خیمے کے کبھی خیمے سے باہر
ماں کھولے ہوئے سر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

اک ہاتھ کہ قبضے پہ ہے عباسؑ جری کا
اک ہاتھ کہ دل پر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

یہ دیکھ کہ شبیرؑ کی بینائی نہ کھو جائے
کچھ ایسا یہ منظر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

واللہ دھڑکتا ہے دلِ شاہؑ اِسی میں
یہ سینۂ اکبرؑ ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

Presented by Ziaraat.Com

گر آ گئی صحرا میں اِسے نیند قضا کی
تکیہ ہے نہ بستر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

اکبرؑ کی بلا لے کے کہیں خود ہی نہ مر جائے
زینبؑ ابھی در پر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

جاں میری نویدؔ آئی لبوں پر یہی کہتے
دل سینے سے باہر ہے سناں ہاتھ سے رکھ دے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

دل ہاتھوں سے سرورؑ کو نکلتا نظر آیا
برچھی میں جو اکبرؑ کا کلیجہ نظر آیا

سینے سے نکلتی ہوئی برچھی نظر آئی
سایہ درِ خیمہ سے نکلتا نظر آیا

تن تھا کہ ہوا زانوئے شبیرؑ پہ ساکت
دل تھا کہ سرِ خاک تڑپتا نظر آیا

آنکھوں میں بصارت تھی نہ کانوں میں سماعت
شبیرؑ کو ہاتھوں سے وہ لاشہ نظر آیا

ٹھوکر نے بتا یا کہ گرے گھوڑے سے اکبرؑ
اکبرؑ نے صدا دی تو اندھیرا نظر آیا

Presented by Ziaraat.Com

مجھ کو تو سناں سینہ اکبرؑ میں نظر آئی
اے خواب کی تعبیر تجھے کیا نظر آیا

سجدے میں جو سر دے، ہے نویدؔ اس کو ہی سجدہ
جس چہرے میں اللہ کا چہرہ نظر آیا

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

حسینؑ کیا کریں زینبؑ کو لائے ہیں اکبرؑ
پدر کی جان ہیں جانے کو آئے ہیں اکبرؑ

سناں نکل گئی سینے سے جاں نکلتی نہیں
نہ جانے صغراؑ سے کیا کہہ کے آئے ہیں اکبرؑ

یہ زرد ہوتا ہوا چہرہ کس طرح سے چُھپے
سناں کا زخم تو شہؑ سے چُھپائے ہیں اکبرؑ

جمی ہوئی ہے درِ خیمہ پر نگاہِ حسینؑ
رخِ حسینؑ پہ نظریں جمائے ہیں اکبرؑ

بس ایک حُرؑ نے سُنی وہ اذانِ صُبحِ قتال
اذان دینے جو صحرا میں آئے ہیں اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

ہوائے شامِ غریباں نے سب بجھا ڈالے
چراغ صغراؑ نے جتنے جلائے ہیں اکبرؑ

سفیدی جم گئی بالوں پہ بن کے گرد نویدؔ
نہ در سے اٹھ سکی صغراؑ نہ آئے ہیں اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانو پہ خوں بھرا سر
آنکھیں تو کھول اکبرؑ آنکھیں تو کھول اکبرؑ

پہچان لو تو جانو صورت ہے کیا ہماری
آنکھیں تو کھول دیکھو حالت ہے کیا ہماری
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانو پہ خوں بھرا سر

سہرے کی ہر لڑی تو اشکوں میں ڈھل گئی ہے
مہندی کی تھی جو حسرت وہ خون مل گئی ہے
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانو پہ خوں بھرا سر

سرہانے دیکھو صغراؑ کا نامہ بر کھڑا ہے
دیکھو تو گرد بیٹا سب گھر کا گھر کھڑا ہے
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانو پہ خوں بھرا سر

Presented by Ziaraat.Com

خورشید سا یہ چہرہ سب خوں میں بھر گیا ہے
دیکھو تو ماں کے دل میں نیزہ اُتر گیا ہے
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانوں پہ خوں بھرا سر

ہے خاک سر پہ ڈالے کھولے ہے بال مادر
اُٹھو کہ چھن نہ جائے سر سے ہمارے چادر
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانوں پہ خوں بھرا سر

ڈوبے جو تم لہو میں تکبیر خوں میں ڈوبی
قرآن خوں میں ڈوبا تفسیر خوں میں ڈوبی
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانوں پہ خوں بھرا سر

لب پر یہ اُمّ لیلیٰ کے ہے نویدؔ نالہ
تم کیا گئے گیا ہے گھر سے میرا اُجالا
ماں کہہ رہی ہے رکھ کر زانوں پہ خوں بھرا سر

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

اب تک علیؑ اکبر کو اذاں ڈھونڈ رہی ہے
وہ چاند کہاں چھپ گیا ماں ڈھونڈ رہی ہے

شہہؑ شام کے بادل میں جسے ڈھونڈ رہے ہیں
اُس چاند کے سینے کو سناں ڈھونڈ رہی ہے

آنکھوں سے نہیں ہاتھوں سے سرور کی ضعیفی
لاشِ علی اکبرؑ ہے کہاں ڈھونڈ رہی ہے

صغراؑ کی دعا لاشۂ اکبرؑ کے سر ہانے
دم توڑتی ایڑی کے نشاں ڈھونڈ رہی ہے

اتنا ہے دہن خشک زباں دے کے دہن میں
اکبرؑ کی زباں شہہؑ کی زباں ڈھونڈ رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

بازار ہو دربار ہو زنداں کہ اندھیرا
اکبرؑ سے بچھڑ کر وہ اماں ڈھونڈ رہی ہے

جب عید نوید آئی مدینے میں تو لیلیٰ
اکبرؑ کی جگہ گھر میں دھواں ڈھونڈ رہی ہے

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کس طرح سے ماں بھولے رخصت علی اکبرؑ کی
ہر وقت ہے آنکھوں میں صورت علی اکبرؑ کی

خورشید سا وہ چہرا رنگ آنکھوں کا وہ گہرا
اور اُس پہ سنہری وہ رنگت علی اکبرؑ کی

انداز وہ ہر اک سے مل کر بھی جداگانہ
اور سب سے نکلتی وہ قامت علی اکبرؑ کی

صحرا کا وہ سناٹا اور شب کی وہ تاریکی
اور روشنی کرتی وہ صورت علی اکبرؑ کی

گفتار میں لہجے میں نرمی وہ نبیؐ جیسی
چلنے میں علیؑ جیسی قامت علی اکبرؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

نانا سے شباہت کی نسبت ہی کچھ ایسی تھی
کرتی تھی امامت بھی حرمت علی اکبرؑ کی

وہ شہہؑ کی نگاہوں کا اکبرؑ پہ ٹھہر جانا
جاں دینے میں سب پروہ سبقت علی اکبرؑ کی

مر کر بھی نوید اُس کا سکتا ہی نہیں ٹوٹا
یوں ٹھہری نگاہوں میں صورت علی اکبرؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

پیاسے علی اکبرؑ نے سناں کھائی جو دل پر ماں رہ گئی کہہ کر
ہے ہے مرے اکبرؑ
کھائی ہے سناں تو نے وہاں اے مرے دلبر یاں مرگئی مادر
ہے ہے مرے اکبرؑ

کھنچتے ہوئے سینے سے سناں دیکھ رہی ہے
کچھ تم کو خبر ہے کہ یہ ماں دیکھ رہی ہے
اب ماں کو صدا دو کہ نہ آ جائے نکل کر دل سینے کے باہر
ہے ہے مرے اکبرؑ

ہے نقش مرے دل پہ تیری خیمے سے رخصت
برپا تھی درِ خیمہ پہ جس وقت قیامت
پردے کا وہ اُٹھ اُٹھ کے جو گرنے کا تھا منظر بھولے گی نہ مادر
ہے ہے مرے اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

کیسے کہوں اعدا کی نظر کھا گئی تم کو
میں کیسے خبر دوں کہ قضا آ گئی تم کو
صغراؑ کو خبر کون مدینے میں دے جا کر مر جائے گی خواہر
ہے ہے مرے اکبرؑ

ماں ہونے کے حق سارے ادا کر دیئے جس نے
اٹھارہ برس تم پہ فدا کر دیئے جس نے
پالا ہے تمہیں جس نے کہ سینے سے لگا کر وہ زینبؑ مضطر
ہے ہے مرے اکبرؑ

لو آگ لیے آ گئے خیمے میں ستمگر
جلتے ہوئے خیمے سے نکالو مجھے باہر
گر تم نہیں آئے تو اسی خیمے کے اندر جل جائے گی مادر
ہے ہے مرے اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

جلتے ہوئے خیمے میں ہے شاید کوئی بیمار
زینبؑ کے سوا کوئی نہیں اُس کا مدد گار
آتی ہے کبھی جاتی ہے وہ خیمے کے اندر زینبؑ ہے کُھلے سر
ہے ہے مرے اکبرؑ

اِن شعلوں نے پہلے تو ہر اک خیمہ جلایا
دامن انہی شعلوں نے سکینہؑ کا جلایا
اور اب ہے مرے سامنے گہوارۂ اصغرؑ ان شعلوں کی زد پر
ہے ہے مرے اکبرؑ

جس وقت نویدؔ آیا سرِ نیزہ ہر اک سر
لیلیٰ نے نویدؔ اُس گھڑی تھاما دلِ مضطر
اک نیزے پہ لیلیٰ نے جو دیکھا سرِ اکبرؑ آیا یہ لبوں پر
ہے ہے مرے اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

کس کی نظر یہ لگ گئی کڑیل جوان کو
بے جان کس نے کر دیا بانوؑ کی جان کو

حسرت سے شاہ دیں نے سناں کھینچتے ہوئے
اکبرؑ کو دیکھا اور کبھی آسمان کو

آتی ہو دل دھڑکنے سے اکبرؑ کی جب صدا
صغراؑ ہٹائے کس طرح اکبرؑ کے دھیان کو

جاری اِسی زباں سے ہوئے نہر و سلسبیل
لوگوں دعائیں دو اِسی سوکھی زبان کو

اکبرؑ کی لاش خیمے میں اِس طرح لائے شاہ
ہاتھوں پہ لیکے آئے ہوں جیسے قرآن کو

Presented by Ziaraat.Com

اکبرؑ تیری صدا میں ہے تکبیر کی صدا
قائم کیا اذاں نے تری ہر اذان کو

نیزہ جنہوں نے کر دیا اکبرؑ کے دل کے پار
نیزوں پہ لیکے آئے تھے کل وہ قرآن کو

اللہ رے نویدؔ کی پرواز الامان
تکتے ہیں جبرئیلؑ بھی جس کی اُڑان کو

Presented by Ziaraat.Com

نوحہ

جیئے گی کیسے ترے بعد تیری ماں اکبرؑ
تو یاد آئے گا گونجے گی جب اذاں اکبرؑ

یہ غم ہے ماں کو نہ کیوں آ کے دل میں ماں کے گڑی
لگی ہے سینے پہ تیرے جو یہ سناں اکبرؑ

گئے تو لے گئے تم اپنے ساتھ یہ آنکھیں
کہ اب مجھے نظر آتا ہے سب دھواں اکبرؑ

یقین آیا مجھے تب کہ موت آئی تمہیں
بندھی تھی جب مرے بازو میں ریسماں اکبرؑ

صدائیں ماں کو جو دے کر گرے تھے گھوڑے سے
زمیں پہ ٹوٹ پڑا تھا یہ آسماں اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com

تمہاری موت کے اس زخم کی دوا نہ دعا
یہ درد جائے گا آخر کو لے کے جاں اکبرؑ

نویدؔ ہائے وہ دے مارتی تھی خاک پہ سر
کہاں سے ڈھونڈ کے لائے گی تجھ کو ماں اکبرؑ

Presented by Ziaraat.Com